سوال

(620) کتاب الحج-افتتاحیہ-از حضرت مولانا سید سلمان صاحب ندوی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتاب الحج-افتتاحیہ-از حضرت مولانا سید سلمان صاحب ندوی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

افتتاحیہ

از حضرت مولانا سید سلمان صاحب ندوی

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ اور ہر استطاعت رکھنے والے مسلمان پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ یہ دنیائے اسلام کی روحانی شہنشائی کا وہ دربار عام ہے۔ جس میں ہر سال وہ درباری شریک ہوتے ہیں۔ جن کو توفیق الٰہی زمین کے گوشے گوشے سے کھینچ کر عرفات کے میدان میں جمع کردیتی ہے۔ اسلام کا یہ دربار عام اخوت اسلامی کا پیغام ہے۔ تمام اونچے نیچے گدا وشاہ امیر وغریب سب ایک جگہ ایک لباس ایک حالت ایک کیف میں سر برہنہ ایک چادر میں لپیٹے۔ لبیک اللہ ہم لبیک پکارتے ہیں۔ یعنی آقا کی پکار پر بندوں کیطرف سے حاضری وحضوری کا شور برپا ہوتا ہے۔ یہ اس اجتماع کا مظاہرہ ہے۔ جو آدم علیہ اسلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء علیھم السلام اپنے اپنے عہد میں کرتے آئے ہیں۔ اس مقدس سرزمین میں ہر حامل نبوت نے والہانہ قدم رکھا ہے۔ اور وہیں حضور اکرم ﷺ کو اپنے زمانے میں انبیاء کی مثالی صورتیں چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں۔ کس قدر خوش قسمت ہیں وہ انسان جن کو اپنی عمر میں کم ازکم ایک دفعہ ان مقدس مقامات کی حاضری ومشاہدہ انبیاء کی زیارت کی شرف یابی نصیب ہوتی ہے۔ مسلمان جو روئے زمین پر پراگندہ اور دنیا کے براعظموں اور جزیروں میں متنشر ملکوں اور شہروں میں پھیلے اور پہاڑوں اور صحرائوں اور ریگستانوں میں بچھڑے ہوئے ہیں سال میں ایک دفعہ وہ دن آتا ہے۔ جب ہر گوشے سے ان کے نمائندے دریائوں اور صحرائوں کو طے کرکے اس خشک اور بنجر سرزمین میں جس کو صرف رحمت الٰہی کے چھینٹے سیراب کرتے ہیں۔ جمع ہوتے ہیں اور دیکھنے والے کو امت محمدی کی موجودہ حالت اور کیفیت ایک نظر میں معلوم ہوتی ہے۔

وَأَذِّن فِى النّاسِ بِالحَجِّ يَأتوكَ رِجالًا وَعَلىٰ كُلِّ ضامِرٍ يَأتينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَميقٍ ٢٧ لِيَشهَدوا مَنـٰفِعَ لَهُم وَيَذكُرُوا اسمَ اللَّهِ فى أَيّامٍ مَعلومـٰتٍ ٢٨ سورة الحج

''اوراے ابراہیمؑ لوگوں میں حج کی پکار پکار دے۔ لوگ تیرے پاس پیادہ آئیں گے۔ اور (مشقت سفر سے) دبلی پتلی سواریوں پر جو ہر دور دراز سے آئیں گی۔ تاکہ وہ اپنے فائدے

کے مقاموں میں حاضر ہوں اور چند مقررہ ایام میں خدا کا نام لیں۔''

جلوہ طور

عشق کے بازار میں جب یہ صدائے عام دی گئی اس وقت سے لے کر آج تک سالانہ لبیک کی جوابی آوازیں برابر دنیا کے کانوں میں آتی رہی ہیں۔ اب یہ دور ہمارے زمانے تک پہونچا ہے۔ اوراب ہم پر فرض ہے۔ کہ اس ربانی پکار کی آواز کو سنیں۔ اور لبیک اللہ ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے۔ ہر دور دراز راستے سے اجتماعی وملی وروحانی منافع کے مقامات میں حاضری دیں اور چند مقررہ دنوں میں فاران کی چوٹیوں پر چڑھ کر طور کا جلوہ دیکھیں۔ خاتم نبوت ﷺ کی آخرین امت کو جو قیامت کے خزانہ رحمت کی حامل ونگہبان بنائی گئی ہے۔ یہ حکم ملا ہے۔

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۔ ٩٧ سورة آل عمران

''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے۔ جس کو وہاں تک جانے کی استطاعت ہو۔'' اس حکم نے ملت حنیفی کی اس آخری امت پر جس کا نام مسلمان ہے حج کو قیامت تک کےلئے فرض کردیا۔ ہر مسلمان پر جو صحیح وتندرست ہے۔ اور جس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ اپنی غیر حاضری میں اہل وعیال کے گزارے کا سامان کر کے سفر حج کے مصارف اٹھا سکتا ہے۔ عمر میں ایک دفعہ اس فرض کا ادا کرنا ضروری ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی۔ کہ خداوند جو تیری راہ میں چل کر اس فرض کو ادا کریں۔ ان کے گناہ تیرے دربار سے معاف ہوں۔

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ١٢٨ (بقرہ)

''اور (اے خدا) ہم کو ہمارے حج کے دستور اور قاعدے دکھا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع ہو بے شک تو ہی رحمت کے ساتھ بندوں پر رجوع ہونے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے۔''

حضرت ابراہیمؑ کی دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"عن ابی ہریرہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ" (بخاری مسلم)

''ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے حج کیا اور اس میں گناہ کا مرتکب نہیں ہوا۔ وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹا جیسا وہ اس دن تھا۔ جب اس کی ماں نے اس کو جنا۔''

دینی اور دنیاوی فوائد

جس طرح آگ کی بھٹی دھاتوں کی میل کچیل کو مٹا کر ان کو نکھار دیتی ہے۔ اسی طرح حج کی بھٹی گناہوں کے میل کچیل کو جلا کر مسلمان کو پاک کردیتی ہے۔ اور اس کو پے بہ پے سفر وچست وچالاک تجربہ کار بنا کر تجارت اور کام کا شائق کر کے بابرکت بنا دیتا ہے۔ جس سے اس کی محتاجی دور ہوجاتی ہے۔

"عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا الحج والعمرۃ فانہم ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ" (ترمذی)

''عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو۔ کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا صاف کرتے ہیں۔ جیسے بھٹی لوہے سونے اور

چاندی کے میل کو اور نیکی سے بھرے ہوئے حج کا ثواب جنت ہی ہے ۔''

عرفات کے محشر میں جب لاکھوں بندگان خدا کھلے سر گرد غبا میں اٹے ۔ چادریں لپیٹے چلچلاتی دھوپ میں کھڑے ہاتھ پھیلائے حسرت وندامت کے آنسو بہاتے ہوئے بارگاہ بے نیاز میں توبہ استغفار کرتے ہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں وہ وجوش وخروش ہوتا ہے ۔ کہ گناہوں کا خس وخاشاک اس کے سیلاب میں بہہ جاتا ہے ۔

"قالت عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صامن یوم اکثر من یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباہی بھم الملائکۃ فیقول ما زاد ھولاء" (مسلم)

''حضرت عائشہ رضی للہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دوسرا دن نہیں جس میں اللہ بندے کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو۔ وہ اس دن نزدیک آتا ہے ۔ پھر فرشتوں کے سامنےاپنے بندوں پر فخر کرتا ہے ۔ اور فرماتا ہے کہ میری خوشنودی کے سوا اور یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ۔''

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر کھڑی کی گئی ہے ۔ ان میں سے ایک حج بھی ہے ۔

"عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان" (بخاری)

''ابن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے ۔ اس کی گواہی کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ار محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں ۔ اور نماز درست کرنا اور زکواۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ۔''

دردناک وعید

بیت اللہ دین محمدی کی سلطنت کا پایہ تخت ہے ۔ یہی وہ جغرافیائی مرکز ہے ۔ جو تمام عالم کے مسلمانوں کو ان کے انتشار پراگندگی اور پھیلاؤ کے باوجود سال میں ایک دفعہ اپنے دامن میں سمیٹ کر وحدت عمومی کے نقطہ پر جمع کر دیتا ہے ۔ اسی لئے اس بیت اللہ کا حج کفر وایمان کے درمیان حد فاصل ہے ۔ جس کو اس درگاہ سے روگردانی ہو وہ دین محمدی کے دائرے سے باہر ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ بقرہ ۹۷

''اور ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے ۔ جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں ۔ اور جو کفر (انکار) کرے تو اللہ دنیا جہاں سے بے نیاز ہے ۔''

استطاعت کے باوجود حج کے ادا کرنے سے روگرداں ہونے کو اللہ تعالیٰ نے "کفر" فرمایا ہے ۔ اور وعید فرمائی ہے کہ اس پتھر اور چونے سے بنے ہوئے گھر میں جا کر حج کے مراسم ادا کرنے سے کچھ اس کی ذات اقدس میں برتری نہیں ہوتی ہے ۔ مگر جو کچھ ہے وہ تمہارے لئے ہے ۔ چنانچہ اس آیت پاک کی تشریح رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر حضرت علی فرماتے ہیں ۔

"عن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک ادوراحلتہ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا" (ترمذی)

''علی سے روایت ہے کہ فرمایا خدا کے رسول ﷺ نے جو زاد سفر اور اس سواری کا مالک ہو جو اس کو خانہ کعبہ تک پہنچادے ۔ اور حج نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ۔ کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر'' یعنی اس ابراہیمی مرکز عبادت کا تعلق ہی ایک ایسی چیز ہے ۔ جو مسلمان کو یہودی وعیسائی سے علیحدہ وممتاز کرتا ہے ۔ اب آج ان احکام کو سامنے رکھ کر ان صاحب استطاعت مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے ۔ جو ہنوز اس فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے کہ آیا وہ مسلمان رہ کر مرنا چاہتے ہیں ۔ یا یہودی وعیسائی ہو کر جو آغاز اسلام کے اس قبلہ کو ویران اور دین محمدی ﷺ کے اس مرکز کو بے نشان کریں ۔ مسلمانوں اٹھو اور اس فرض کو جو آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ سے لے

کر آج تک ادا ہوتا رہا ہے۔ اس کو ادا کریں اور ان مشاہدات کی زیارت اور ادائے مناسک سے دیدہ دل کو پُر نور و مسرور کریں۔ جو انبیاءؑ کی یادگاریں اور شعائر الٰہی کی تعظیمں ہیں اور قبول و استجابت کے مکان و محل میں چلیں کہ بیت اللہ و صفا مروہ میزاب و معشر حرام عرفات و مزدلفہ میں کھڑے ہو کر اپنی مغفرت کی دعا کریں۔ اور قوم و ملت کی فلاح کی تدبیریں سوچیں۔ اور ان پہاڑیوں کو دیکھیں جہاں خدا کے رسول ﷺ نے محبت کی قربانی کی اس گھر میں دوگانہ ادا کریں۔ جس کے معمار و مزدور دو مقدس رسولؑ تھے۔ جہاں محمد رسول اللہ ﷺ نے زندگی پائی۔ انہوں نے ظہور کیا۔ قرآن نازل ہوا۔ رسول گویا ہوئے فرشتے اترے۔ جبرئیل پیغام لائے وغیرہ۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ مال و دولت کا بھروسہ نہیں جو دم ہے غنیمت ہے۔ جو موقع ہے آج ہے کل اس کے سوچنے کی مہلت نہیں۔ اس سے پہلے کے آخرت کا سفر درپیش ہو۔ اس فریضے کے سفر سے سبکدوشی ہوجائے۔ لبیک لبیک لاشریک لک لبیک الحمد لک والشکر لک

[فتاویٰ ثنائیہ]()

جلد01ص765-770

محدث فتویٰ